سیرت طیبہ ﷺ کی رہنمائی میں ماحولیاتی و موسمیاتی تغیرات کے معاشرتی اسباب اور سد باب

Social causes and solutions of environmental and climatic changes under the guidance of Sirat Tayyaba (PBUH)

Syeda Shumaila Rubab Rizvi
Visiting Lecturer Institute of Islamic studies
Shah Abdul Latif university Khairpur Mirs
Email: shumaila.rubab@salu.edu.pk

Abstract
"It is God who created you from earth and dust and appointed you to inhabit the earth." Through this verse, God Almighty wants to make the creations believe that We have sent you to build a society i.e. to settle and decorate the earth, not to cause any kind of destruction and ruin on the earth and its inhabitants. Especially saving the natural resources and environment from destruction through tree planting has become a reward. Syed Al Mursaleen ﷺ incorporated these verses of the Holy Qur'an in his biography sand taught that plants are an invisible blessing of God Almighty who not only provide a large part of human sustenance but also contribute to the health of the environment and climate. . He saw nature as an organism. He established rights and responsibilities for nature, and this behavior is a solution to overcome environmental challenges. Had to make. The Messenger of Allah (ﷺ) forbade cutting down trees, immersing fields in water and burning them even in war, and he (ﷺ) described this act as killing innocent children and helpless women, not destroying them with water. Do not cut fruit trees and burn fields. Guided by these aspects of the Prophet's life, we can find useful solutions for the current environmental and climatic changes.
Keywords: Safety, Modernity, Damages, Environment, Pollution

خلاصہ

خداوند عالم اپنے کلامِ بلاغت میں ارشاد فرماتا ہے کہ

"هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ"(1)

"وہی خدا ہے جس نے تمہیں زمین اور مٹی سے پیدا کیا اور تمہیں زمین کو آباد کرنے کے لیے مقرر کیا۔"

اس آیت کے ذریعے خداوند عالم اشرف المخلوقات کو یہ باور کرانا چاہتا ہے کہ ہم نے تمہیں معاشرہ سازی یعنی زمین کو آباد کرنے اور سجانے کے لئے بھیجا ہے نا کہ زمین اور اس کے باشندوں پر کسی بھی قسم کی تباہی اور بربادی کا باعث بننے کے لیے۔ خصوصی طور پر قدرتی وسائل اور ماحولیات کو تباہ ہونے سے بچانے کو بذریعہ شجر کاری ثواب کا باعث بنا دیا۔ سید المرسلین ﷺ نے قرآن حکیم کی ان آیات کو اپنی سیرت میں سمیٹ کر سکھایا کہ نباتات خداوند

عالم کی ایک غیر مرئی نعمت ہیں جو نہ صرف انسان کی روزی کا ایک بہت بڑا حصہ فراہم کرتے ہیں بلکہ ماحول و موسمیات کی صحت میں بہت معاون ہیں۔ آپ ﷺ فطرت کو ایک جاندار کی طرح دیکھتے تھے آپ ﷺ نے فطرت کے لیے حقوق اور ذمہ داریاں قائم کی ہیں، اور یہ طرز عمل ماحولیاتی چیلنجوں پر قابو پانے کا ایک حل ہے۔ آپ ﷺ کا ایک انتہائی اہم عمل بہترین معاشرے کے لیے ماحولیات سے متعلق قوانین بنانا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے درختوں کو کاٹنے، کھیتوں کو پانی میں غرق کرنے اور جنگ میں بھی انہیں جلانے سے منع فرمایا ہے، اور آپ ﷺ نے اس عمل کو معصوم بچوں اور بے سہارا عورتوں کو قتل کرنے کے مترادف قرار دیا ہے، انہیں پانی سے تباہ نہ کرو، پھلوں کے درخت نہ کاٹیں اور کھیتوں کو نہ جلائیں۔ سیرت ﷺ کے ان پہلوؤں کی رہنمائی میں ہم دور حاضر میں ماحولیاتی و موسمیاتی تغیرات کے لیے مفید راہ حل تلاش کر سکتے ہیں۔

کلیدی الفاظ: حفاظت، عصر حاضر، نقصانات، سدباب، آلودگی

روش تحقیق

زیر قلم مقالہ کی روش تحقیق و اسلوب تجزیاتی، علمی اور بیانیہ ہے جب کہ چند مقامات پر تنقیدی طریقۂ روشِ تحقیق بھی اختیار کرنا پڑا۔

موضوع کی ضرورت و اہمیت

اس موضوع کو رقم طراز کرتے ہوئے دل خون کہ آنسو روتا رہا کہ پچھلے کم از کم پانچ سالوں سے ہمارے ارض پاک کو ماحولیاتی و موسمیاتی تغیر کا شدید سامنا کرنا پڑ رہا ہے پھر بھی لوگ انجان ہیں، اس تغیر کے اسباب سے چہ جائے کہ انہیں سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں کچھ خبر ہو۔ عصر حاضر میں اس موضوع کو جاننا اور سمجھنا بہت ضروری ہے تاکہ اگلے آئندہ سالوں میں ہم اس کا سدباب کر سکیں اور خود کو ان مشکلات و پریشانیوں سے بچا سکیں جو اِن تغیرات کی صورت میں رونما ہوتے ہیں۔ یہ مسئلہ فقط ارض پاک سے نہیں جڑا بلکہ پوری ارض کائنات اس کی لپیٹ میں ہے اس لیے لازم ہے کہ ہر ذی شعور کو نا صرف ماحولیاتی و موسمیاتی تغیرات کے بارے میں جانکاری ہو بلکہ وہ پہلے سے اس کے لیے راہ حل و نجات نکال کر تیار بیٹھا ہو بلخصوص تعلیمات اسلامی اور سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں اور ایسی کاوشیں کریں جس سے یہ تغیرات اگر رونما ہونا بند نہیں ہوتے تو کم از کم آہستہ یا کم ہی ہو جائیں۔ کیوں کہ ماحولیاتی نقصانات اور چیلنجوں کا مسئلہ سب سے اہم مسائل میں سے ایک مسئلہ ہے جس نے معاصر انسانوں کو سنگین چیلنجوں کا سامنا کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ یہ مسئلہ سنگین ہے کیوں کہ وسیع پیمانے پر ماحولیاتی آلودگی کی وجہ سے جان لیوا اعلامات

سامنے آئی ہیں اور موجودہ اور آنے والی نسلوں کو خطرہ لاحق ہے اس لیے یہ موضوع وقت کی ضرورت بھی ہے اور اہمیت کا حامل بھی ہے۔

سابقہ تحریر کا جائزہ

جب موضوع سے متعلق مواد کی تلاش کا آغاز کیا تو کئی کتب و مضامین زیر نگاہ رہے مگر اتفاق طور پر موضوع سے مماثلت رکھتے دو بہترین مقالاجات سے استفادہ حاصل کرنے کا موقع ملا۔

اول سال ۲۰۱۹ کے مجلے اصول الدین العالمیۃ جلد ۴ کے شمارہ ۲ میں بنام" ماحولیاتی آلودگی اور اس کا سدباب: سیرت نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی روشنی میں ایک تحقیقی جائزہ" تھا جو سہ فردی کوشش کا ایک شاہکار تھا جسے محترم کریم داد، ابظاہر خان اور سعید الحق جدون صاحبان نے مل کر لکھا۔ جیسا کہ اس کے عنوان سے ہی ظاہر ہے اس مقالہ میں سیرت نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی روشنی میں ماحولیاتی آلودگی اور اس کا سدباب پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔

دوم سال ۲۰۲۲ کے مجلے بیان الحکمہ کے شمارہ ۸ میں بنام " ماحولیاتی آلودگی اور ہماری ذمہ داریاں سیرت نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی روشنی میں " جسے ڈاکٹر جواد حیدر ہاشمی اور حافظہ شہناز بتول نے تحریری شکل دی۔ اس مقالہ کی سب سے اچھی بات یہ ہے کہ اس میں دور حاضر کے انسان کی ذمہ داریوں کو سیرت نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے ماحولیات کے حوالے سے۔

تعارف

۱۹۷۲ء میں جب کرہ ارض پر چہار جانب سے ماحولیاتی و موسمیاتی تغیرات واضح ہونا شروع ہو گئے تو اقوام متحدہ کو بھی کچھ خیال آیا اپنے تمام ممبران کے ساتھ سر جوڑا اور ماحولیاتی و موسمیاتی تغیرات کے سدباب کے لئے عملی لائحہ عمل تیار کئے گئے ۱۹۷۳ء سے آج تک ۵ جون کو عالمی یوم ماحولیات منعقد کیا جاتا ہے جب کہ بحیثیت مسلمان ہم خوش بخت ہیں کہ یہ لائحہ عمل ہمیں چودہ صدیاں قبل ہی قرآن وسنت کی صورت میں مل گیا تھا۔ دین اسلام نے تحفظ ماحول کی بہت تاکید و اہمیت بیان کی ہے۔ خداوند عالم نے اپنے کلام بلاغت میں حشرات الارض سے لے کر کوہ اور ارض وسماں میں موجود اپنی تمام نعمات جیسے جل تھل، بحر و بر، چرند پرند، شجر و حجر، خشک و تر سب ہی کی اہمیت ہمیں باور کرائی ہے اور اسے برتنے کے طریقے بیان کیے ہیں۔ کیوں کہ صاف ستھرا ماحول زندگی کو تر و تازہ اور خوشبودار بناتا ہے۔ پرندوں کے روح پرور گیت اور سحر انگیز چہچاہٹ، نہروں کا لطیف ترنم، لہلہاتا سبزہ، تر و تازہ ہوا میں درختوں کا خوشگوار رقص اور خوبصورتی کوئی بھی اس طرح کے خوبصورت مناظر دیکھے تو اس کی زندگی پر حیرت انگیز اثر پڑتا ہے ماحول و موسم دونوں کی اہمیت، ضرورت اور کردار انسانی روح پر زبردست اثر ڈالتا ہے کیوں کہ ماحول تو وہ

ہی سب ہے جس پر انسانی زندگی منحصر ہے اور جو ان کے ارد گرد موجود ہے. یورپی اقتصادی کونسل نے ماحولیات کی تعریف اس طرح کی ہے:

"ماحول کا مطلب ہے جگہ اور صورت حال اور جو کچھ کسی شخص یا کسی چیز کے ارد گرد ہے یہ تبدیلی کا منبع ہے۔ دوسرے لفظوں میں،

یہ ایک جامع ماحول اور انسانی زندگی کا ایک مقام ہے. ماحول میں شامل ہیں. پانی، ہوا، مٹی اور اندرونی اور بیرونی عوامل جو ہر

جاندار کی زندگی سے متعلق ہیں۔"(2)

عصر حاضر میں کرہ ارض کا سب سے سنگین خطرہ اور مسئلہ موسمیاتی اور ماحولیاتی مسائل ہیں یہ اس قدر سنگین ہے کے ۷۰ کی دہائی کے بعد تقریباً ہر ملک میں ماحولیاتی مسائل سے نبرد آزما ہونے کے لیے تنظیمیں اور ادارے بنائے گئے بد قسمتی سے صنعتی انقلاب کے بعد یورپ میں بے پناہ ترقی کے نام پر آج عالمی طاقتوں کی ظالمانہ منافع خوری اور آمریت کی وجہ سے ماحول تباہ ہو چکا ہے اس ترقی نے ماحول کو خطرے میں ڈال دیا ہے اور نا قابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ صنعتی آلات کا اندھا دھند استعمال اور فوجی ساز و سامان اور کیمیکلز اور زہریلے مادوں کی تیاری جیسے ماحول کے لیے تباہ کن عوامل اتنے پھیل رہے ہیں کہ ایک طرف سائنس دانوں نے دنیا میں ہر جگہ ماحولیاتی تباہی کے بارے میں خطرے کی گھنٹی بجا دی ہے تو دوسری جانب شومئ قسمت عوام الناس کیا؟ سوائے چند ایک خواص کے کسی کی اس جانب توجہ ہی نہیں ہے اور نا ہی اس مسئلے کی شدت و سنگینی سے آگاہ ہیں اور نا ہی ہونا چاہتے ہیں اپنے ہی ہاتھوں قدرتی وسائل کی تباہ کاری کے ذریعے جنت زندگی کو جہنم کی آگ میں جھونک دیتے ہیں ماحولیاتی و موسمیاتی تغیرات ہمیں معاشی و معاشرتی دونوں لحاظ سے پسماندہ کر دیتا ہے اس لیے یہ ایک لازمی فریضہ ہے کہ ایک ایک فرد کو اس مسئلے کی شدت کا ادراک ہو اور وہ اس سے دفاع کے لیے آمادہ ہو۔ جس کے لیے یہ جاننا ضروری ہے کی آیا یہ ماحولیاتی و موسمیاتی تغیرات ہیں کیا اور ان کے اسباب و سدباب کیا ہیں؟ بلخصوص سیرت طیبہ ﷺ کی رہنمائی میں۔

ماحولیاتی تغیرات

کسی ایک علاقے کی آب و ہوا اُس کے کئی سالوں کے موسم کا اوسط ہوتی ہے۔ ماحولیاتی تبدیلی اس اوسط میں تبدیلی کو کہتے ہیں۔ کرہ ارض سرعت کے ساتھ ماحولیاتی تبدل سے گزر رہا ہے جس کے باعث عالمی درجہ حرارت بڑھ رہا ہے قطبی خطہ پگھل رہا ہے۔ انسان دوسرے جانداروں کی طرح ماحول کا حصہ ہیں اور اسے ہوا، پانی، مٹی اور دیگر جانداروں کی ضرورت ہے۔ کرہ ارض کے حصوں کے ایک دوسرے پر انحصار کی وجہ سے کرہ ارض کے کسی بھی حصے

میں کوئی تبدیلی پورے نظام کو خطرے میں ڈال دے گی۔ فی الحال ماحولیاتی مسائل بڑے پیمانے پر ہیں انسانوں نے قدرتی ماحول میں مداخلت اور تبدیلیاں کر کے قدرتی نظام کو مصنوعی طور پر تبدیل کر دیا ہے اور یہ ماحولیاتی تغیرات کا سب سے بڑا سبب ہے۔

موسمیاتی تغیرات

گلوبل وارمنگ موسمیاتی تبدیلی کی وجوہات میں سے ایک ہے۔ دوسری جانب جنگلات کے ایک بڑے حصے کی تباہی اور زمین کا سبز احاطہ، دھواں دار ایندھن کا استعمال اور بارودی سرنگوں کا من مانی اور غیر تکنیکی نکالنا موسمیاتی تبدیلیوں کی وجوہات میں شامل ہیں۔ کچھ دریاؤں کا خشک ہو جانا، برف اور گلیشیئر کا جلد پگھلنا، موسم گرما میں بے وقت بارشیں اور درجنوں دیگر معاملات موسمیاتی تبدیلی کی علامات میں شامل ہیں۔ موسمیاتی تبدیلی کسی مخصوص خطے میں یا پوری عالمی آب وہوا کے لیے طویل مدت میں آب وہوا کی اوسط حالت کے لیے متوقع نمونوں میں کوئی خاص تبدیلی ہے۔ موسمیاتی تبدیلی زمین کے ماحول میں آب و ہوا میں غیر معمولی تبدیلیوں اور دنیا کے مختلف حصوں میں اس کے نتائج کی نشاندہی کرتی ہے۔ انسانی سرگرمیوں کی وجہ سے زمین کا درجہ حرارت بڑھ رہا ہے اور موسمیاتی تبدیلیاں اب انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کو خطرے میں ڈال رہی ہیں۔ اگر ان پر نظر نہ رکھی گئی تو انسانوں اور فطرت کو خشک سالی، سطح سمندر میں مزید اضافے اور انواع کے بڑے پیمانے پر معدومیت کے ساتھ زمین کے درجہ حرارت میں تباہ کن حدت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

تغیرات کے معاشرتی اسباب

پروردگار عالم نے ہمارے لیے ایک خوبصورت اور ناقابل تقابل دنیا خلق فرمائی ہے جس میں اس کی انگنت ولاتعداد نعمات موجود ہیں جو اس پاک ہستی نے ایک نظام کے تحت ہمارے مفاد میں خلق فرمائیں اس نکتہ کو اپنے کلام بلاغت میں یوں ارشاد فرما رہا ہے کہ

”الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ“

"سورج اور چاند ایک (خاص) حساب کے پابند ہیں۔"(3)

پروردگار عالم کا بیان ہے کہ آفتاب و مہتاب دونوں پابند ہیں اپنے مقررہ مدار کے اور اس سے روگردانی ممکن نہیں کیونکہ یہ مقررہ نظام کا تناسب ہی باعث ہے ایام، شب و دن، ماہ و سال اور موسم کے تغیر و تبدل کا۔ ممکن ہی نہیں کہ لمحہ بھر کو اس نظام میں کمی بیشی آئے بصورت دیگر تمام کائنات تہہ و بالا ہو جائے۔ کیوں کہ یہ رب کائنات کا خلق کردہ منظم نظام ہے جو غلطی سے مبرا ہے بنی آدم نے جب اس نظام میں عدم توازن یا بگاڑ کی کوشش کی ہمیشہ

تکالیف و مشکلات کا سامنا رہا کیوں کہ یہ تو رب کائنات سے مقابلہ کی بات ہے جس میں حتمًا پسپائی و شکست بنی آدم کا ہی مقدر بننا لازم ہے اس کی سادہ سی مثال ہے کہ جب بنی آدم ترقی و آسائش پسند ہو گیا تو اس نے نت نئی ایجادات کے ایک نا ختم ہونے والے سلسلے کا آغاز کیا جس میں مختلف گیسوں اور تابکاری شاعوں کی مدد سے صنعتی، کیمیائی اور حیاتیاتی میدانوں میں اندھا دھند دوڑتے ہوئے ماحولیاتی و موسمیاتی تغیرات کو جنم دیا جو نہایت اذیت ناک ثابت ہو رہا ہے اب کیونکہ یہ نظام قدرت سے مد مقابل ہونے کا نتیجہ ہے جس کی ممانعت بذات خود رب کائنات اپنے کلام بلاغت میں فرماتا ہے

"وَالسَّمَاء رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ﴿ أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ﴾"

"اس نے آسمان کو بلند کیا اور میزان (عدل) رکھ دی اس کا تقاضہ ہے۔ تا کہ تم میزان (تولنے) میں زیادتی نہ کرو۔"(4)

بنی آدم نے اپنے اختیارات سے تجاوز کرنے کی ایسی جرات کی کے تخلیق خدا کو ہی مٹاتا چلا گیا جن میں سر سبز و لہلہاتے باغات و جنگلات سر فہرست ہیں۔

"ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي"

"خشکی اور تری میں فساد برپا ہو گیا ہے انسان کے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے۔"(5)

ماحولیاتی نظام کا مطلب ہے قدرتی فطرت کا شاہکار اور اسے محفوظ کیا جانا ہماری ذمہ داری ہے۔ اس نظام کے تحت زمین، پودے، ہوا، پانی اور جانور، وغیرہ یہ تمام عناصر ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہیں ایک دوسرے سے پیوستہ ہے ایک کا تسلسل بگڑا تو تمام کا تمام نظام منتشر ہو جاتا ہے اور باوجود رب کائنات کی تنبیہ کے انسان ماحولیات کے اہم حصوں خشکی و تری کیا ہر معاملے میں اپنے ہاتھوں سے فساد برپا کر رہا ہے۔

قرآنی آیات کے مطابق خدا کے مقاصد میں سے ایک مقصد زمین کی ترقی ہے اور قرآن کریم میں منافقین کے تعارف میں اس کا ذکر آیا ہے جن کی نشانیاں یہ ہیں کہ وہ نسلوں اور کھیتوں کو تباہ کر دیتے ہیں اپنے ہی ہاتھوں تباہی کی جانب بڑھتے ہیں

" وَإِذا تَوَلَّى سَعى فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فيها وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَ النَّسْلَ وَ اللَّهُ لا يُحِبُّ الْفَسادَ "(6)

"اور جب وہ لوٹ کر جاتا ہے تو سر توڑ کوشش کر تا پھرتا ہے کہ زمین میں فساد برپا کرے اور کھیتی اور نسل کو تباہ کر دے اور اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔"

اگر ان دونوں آیات کا تجزیہ کیا جائے تو رب کریم ماحول کو نقصان پہنچانے کو فساد کا مصداق قرار دے رہے ہیں اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ کون سے معاشرتی اسباب ہیں جو اس تغیر و فساد کا باعث بنتے ہیں؟

معاشرتی اسباب

معاشرے میں موجود ایک ایک فرد اس تغیر کا سبب ہے کیوں کہ وہ بلواسطہ یابلاواسطہ اس سے جڑا ہے کیوں کہ معاشرہ افراد کے مل جل کر رہنے کا نام ہی تو ہے بنی آدم نے اپنے سکون آرام و آسائش کے چکر میں تمام قدرتی آسائشوں کو رد کرتے ہوئے بالائے طاق رکھ دیا ہے یہ تغیرات ایک دن، ایک ماہ یا پھر ایک سال میں نہیں آتے ان کو وقت لگتا ہے مگر ہماری روزمرہ کی معاشرتی سرگرمیوں نے اس میں شدت ڈال دی ہے پچھلے کئی سالوں سے کبھی زلزلہ تو کبھی بارش اور کبھی سیلاب ہماری بسی بسائی گھر ہستیوں کو اجاڑ کر انکا نام و نشان ہی مٹا دیتے ہیں اور ان سب کے ذمے دار آیت کے مطابق اور کوئی نہیں خود بنی آدم ہیں۔ اس کو واضح سمجھنے کے لیے درجہ بندی کرنی ہوگی ماحولیاتی ماہرین نے ان تغیرات کو دو درجوں اول فطری یعنی قدرتی و دوم غیر حیاتی میں تقسیم کیا ہے اور پھر اس کو بھی مزید اقسام میں بانٹا ہے۔

قدرتی: اس میں قدرتی آفات شامل ہیں جیسے کہ سیلاب، زلزلہ، طوفان اور بارشیں وغیرہ۔

غیر حیاتی: اس میں تمام انسانی کارگزاریاں شامل ہیں جیسے کہ رہائشی اور صنعتی اداروں کے فاضل و کیمیائی مادے، مختلف گیسیں، دھواں وغیرہ۔

جیسا کہ یہ بات واضح ہے کہ ماحول کے بنیادی عناصر میں ہوا، پانی، مٹی شامل ہے۔

مادہ پرستی و نمود و نمائش

جو سب سے دردناک سبب ہے وہ معاشرے میں بڑھتی ہوئی مادہ پرستی و نمود و نمائش ہے جس کی وجہ سے معاشرے میں موجود افراد فقط اپنی بھلائی پر توجہ مرکوز رکھتے ہیں اب ان کو اس سے کوئی غرض نہیں کہ ان کے عمل سے باقی کسی کے ساتھ کیا ہوتا ہے، نت نئے ماڈل کی دھواں دیتی گاڑیاں و مشینری، خوبصورت عمارتوں میں رہائش، غذائی اجناس کا اسراف، سولر سسٹم پر چلنے والے برقی آلات، بڑی بڑی عالیشان تقاریب کا انعقاد اور اس کے بعد غیر ضروری اشیاء کو نظر آتش کر دینا یا کچرے کی زینت بنا دینا اور اس کے باوجود کلمہ شکر نا ادا کرنا۔

"وَلَقَدْ مَكَّنَّاكُمْ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنا لَكُمْ فيها مَعايِشَ قَليلاً ما تَشْكُرُونَ۔"(7)

"اور ہم نے تمہیں زمین میں بسایا اور اس میں تمہارے لیے سامان زیست فراہم کیا مگر تم کم ہی شکر کرتے ہو "

اس ناشکری کا سبب فکری، سیاسی، اخلاقی اور معاشی تربیت کی بھی کمی ہے مثال کے طور پر سیاسی و اخلاقی کمی کی مثال لیجیے کسی بھی گلی محلے میں اپنے جلسے کرتے ہیں اس میں کوڑا کرکٹ پھیلانا، آتش بازی کرنا، اونچے اونچے

اسٹیجوں کے لیے لکڑیوں کی کٹائی جیسے عوامل شامل ہیں شہرت اور ناموری کے لیے بڑے بڑے پینا فلیکس، بورڈ اور اشتہاری پرچے بنوانا یہ سب وہ ذریعے ہیں جو ہم مادہ پرستی، اقتدار پرستی اور ترقی پسند کے نام پر کرتے ہیں۔

صنعتیں

۱۷۵۰ء میں بعد از صنعتی انقلاب کے آج تک کرہ ارض کی اوسط درجہ حرارت میں ۱.۵ ڈگری فارن ہائیٹ بڑھوتی ہوئی ہے اور موجودہ صدی کے ختم ہونے سے قبل ہی یہ درجہ حرارت ۱.۵-۲ ڈگری فارن ہائیٹ تک بڑھ جائے گا یہ ایسا امر ہے جس پر ہر فرد کو متوجہ ہونا لازم ہے کیوں کہ صنعتیں ماحولیاتی و موسمیاتی نظام کی قاتل ہیں صنعتوں سے نکلتی کاربن ڈائی آکسائیڈ، ہائیڈروجن اور کاربن مونو آکسائیڈ جیسی ماحول دشمن گیسیں اور صنعتوں سے بہائے جانے والے زہریلے سیال مادے جو کہ دریا، نہر اور جھیلوں میں شامل کر دیئے جاتے ہیں۔ صنعتوں میں اضافے کے سبب کاربن ڈائی آکسائیڈ کے اخراج میں اضافہ ہوا ہے جو درجہ حرارت کو بڑھاتا ہے۔ زمینی تپش میں اضافے کی موجب گرین ہاؤس گیسز ہیں جو فضا میں مختلف ذرائع سے شامل ہو رہی ہیں اس کا بڑا ماخذ نامیاتی ایندھن (تیل، گیس اور کوئلہ وغیرہ) کو ذرائع آمد و رفت اور صنعتی پیداوار کے لیے جلانا ہے نیز سیمنٹ کی پیداوار اور دیگر صنعتی پیداوار کے نتیجے میں خارج ہونے والی گیسز ہیں جو فضا کو آلودہ کر رہی ہیں اس موسمیاتی تبدیلی کی وجہ سے گلیشیرز پگھلنے شروع ہو گئے ہیں، سطح سمندر میں اضافہ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے ساحلی علاقے زیرِ آب آنے کا خدشہ ہمیشہ بنا رہتا ہے۔ اس کے لیے لازم ہے کہ کارخانہ جات کو شہروں سے دور رکھنے کا اہتمام اور ممکنہ حد تک زیاں آور ذرات کو ماحول میں چھوڑنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔ نیز صنعتکاروں کو ذاتی مفادات پر قومی اور انسانی مفادات کو فوقیت دینی چاہیے۔

سولر سسٹم کا استعمال

آج کل ہر محلے گھر، دفاتر، کارخانے، ہسپتال تقریباً ہر دکان کی چھت پر آپ کو ایک جالی کی کھڑکی سی نظر آئے گی یہ اور کچھ نہیں سولر سسٹم ہے جو سورج کی حرارت یا بالفاظ دیگر شمسی توانائی سے چلنے والی ایسی چیز ہے جو ان تمام مقامات پر جہاں یہ نصب ہوتا ہے بجلی فراہم کرتا ہے مگر اس سارے عمل میں شمسی توانائی، سورج سے نکلنے والی تابکاری زمین پر حرارت منتقل کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے اور گرمی پیدا کرنے، کیمیائی رد عمل پیدا کرنے یا بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ وہ سیال جو شمسی پینل میں حرارت کو ذخیرہ کرتے ہیں وہ نقصاندہ گیسیں ہوا میں چھوڑتے ہیں جو ماحولیاتی نظام کے توازن جسکو ہم ایکو سسٹم کہتے ہیں میں بگاڑ کا سبب ہیں کیوں کہ اس کے ذریعے سورج کی تپش یعنی گلوبل وارمنگ میں اضافہ ہوتا ہے۔ اگر ہم بجلی کا بے جا استعمال نا کریں اور ہمارے ملک میں لوڈ شیڈنگ نا ہو تو شاید ہم اس نئے ماحول دشمن سے بچ سکتے ہیں۔

آبادی کا پھیلاؤ

خلقت کائنات کے بعد کرہ ارض پر فقط دو اشرف المخلوقات موجود تھے اور آج دو ارب کھرب سے بھی زیادہ تعداد ہے جتنے انسان اتنی آبادی۔ آبادی کا تیزی سے بڑھنا سرسبز علاقوں کو پختہ کنکریٹ کی عمارتوں اور سڑکوں میں بدلنا موسمیاتی تبدیلی پر بری طرح سے اثر انداز ہو رہے ہیں کیوں کہ کھیت کھلیان، جنگلات، صحرائی، میدانی اور نہری کسی قسم کا حصہ اراضی اس آباد کاری سے محفوظ نہیں شہروں کے بے ہنگم پھیلاؤ میں انسانی کوتاہیوں نے اس زمین پر آباد اٹھارہ لاکھ سے زائد انواع میں سے کئی ہزار کا وجود ہی مٹا کر رکھ دیا ہے. زمین پر ہزار ہا سال سے آباد دیگر کئی انواع آج اپنی بقا کے مسئلے سے دوچار ہیں۔ انسانوں کی اپنی خود غرضیوں اور بد اعمالیوں کی وجہ سے ہونے والی کئی ماحولیاتی تبدیلیوں نے خود نوع انسانی کی صحت کے لیے سنگین خطرات پیدا کر دیے ہیں۔ ان تمام باتوں کے ساتھ نا ہی انہیں ماحولیاتی و موسمیاتی تغیر کا کوئی خوف ہے خواہ بارشیں برسیں، سیلاب آئے، زلزلہ ہو یا لاوا پھوٹ پڑے یہ معاشرہ خود کو محفوظ سمجھتا ہے اپنے پکے گھروں میں۔ اور ان پکے گھروں کی بڑھتی تعداد کے ساتھ جگہ جگہ اینٹوں کی بھٹیاں نظر آئیں کی جو اینٹوں کو کم دہکاتی ہیں اور ماحول کو زیادہ سلگاتی ہیں۔

ذرائع ابلاغ

ذرائع ابلاغ کے بڑھتے ہوئے استعمال نے جگہ در جگہ سگنل ٹاور کھڑے کر دئے ہیں جن کی شعاعوں سے ایک ایسا پرندہ جس کی چہچہاہٹ کی مثالیں دی جاتی تھیں زمانے سے مفقود ہوتا جارہا ہے یہ ایسا پرندہ تھا جو ماحول دوست تھا اس کے ذریعے اناج کے دانے اور بیج جگہ بے جگہ پہنچ کر شجر کی صورت اختیار کر لیتے تھے اور اس کو مارنے کی ممانعت تو حدیث میں بھی موجود ہے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ

" نبی کریم ﷺ نے چار جانوروں: چیونٹی، شہد کی مکھی، ہُدہُد اور چھوٹی چڑیا کے قتل کرنے سے منع فرمایا۔"(8)

شہد کی مکھی شہد بناتی ہے جو بہت ہی فائدہ مند چیز ہے، چیونٹی گھر میں گرا پڑا اناج روٹی چاول اٹھا کر لے جاتی ہے اور جس سے سڑاند وبساند و کثافت دور ہوتی ہے۔ اسی طرح گلہری بھی وہ جانور ہے جو سردیوں میں مختلف اناج و میوہ جات زمین میں چھپا کر بھول جاتی ہے اور اس کی وجہ سے کئی مقامات پر درخت اگ جاتے ہیں اور یہ چڑیاں اور چھوٹے پرندے فصلوں کے کیڑوں کو کھا کر زراعت کے فروغ کا سبب بنتے ہیں انہیں پہنچے والا نقصان مستقبل میں خود انسانی بقا کے لیے خطرہ بن سکتا ہے۔

نقل و حمل کے جدید ذرائع

سادہ سازمانہ ہوا کرتا تھا سب بگی، ہاتھ گاڑی میں فخر سے سفر کر لیتے تھے مگر زمانہ بدلا جہاں ایک ہی گاڑی میں پورا خاندان سفر کر لیتا تھا اب اسی خاندان کے ایک ایک فرد کے تصرف میں دو سے تین گاڑیاں ہیں جتنی گاڑیاں اتنا دھواں اتنے حادثات۔ ہمارے ملک میں جن گاڑیوں، رکشوں، موٹر سائیکلوں بسوں کا استعمال ہوتا ہے وہ حقیقت میں دھویں کی ایسی مشینیں ہوا کرتے ہیں جن کا استعمال ترقی یافتہ ملکوں میں نہیں ہو سکتا ہے۔ اور ان کا دھواں خنجر بن کر اوزون کی تہہ میں مذید سوراخ کرتا جارہا ہے۔ اگر قریبی منازل پیدل طے کی جائیں تو اس سے صحت کو بھی فائدہ ہے اور ماحول کو بھی۔ ہمارے معاشرے میں آپ کو افراد کم اور گاڑیاں زیادہ نظر آئیں گی اور ایسی دھواں دیتی کہ اللہ کی پناہ۔

ایک سبب دھواں

آب و ہوا میں ہمیشہ قدرتی تغیرات ہوتے رہے ہیں۔ مگر عصر حاضر میں معاشرتی اسباب سے عالمی درجہ حرارت میں اضافہ ہوا ہے ماضی میں جب سے لوگوں نے تیل، گیس اور کوئلے کا استعمال شروع کیا ہے تب سے دنیا تقریباً ۱.۲ ڈگری سینٹی گریڈ زیادہ گرم ہوئی ہے۔ یہ ایندھن بجلی کے کارخانوں، ذرائع حمل و نقل اور گھروں کو گرم کرنے کے لیے استعمال کیا جارہا ہے۔ اس زمین میں دبے ایندھن کو جلانے سے گرین ہاؤس گیسیں خارج ہوتی ہیں جو سورج کی توانائی کو مذید تپش مہیا کرتی ہیں۔ موسم میں شدت کی وجہ سے پیش آنے والے واقعات جیسے گرمی کی لہر، بارشیں اور طوفان بار بار آئیں گے اور ان کی شدت میں اضافہ ہو جائے گا، یہ لوگوں کی زندگیوں اور ذریعہ معاش کے لیے خطرہ ہو گی جسکا سبب خود انسان ہی ہے۔

"۴۳ لاکھ اموات گھروں کے اندر کی فضا کی آلودگی خصوصاً ایشیا میں لکڑیاں جلا کر یا کوئلوں پر کھانا پکانے کے دوران اٹھنے والے دھویں کی وجہ سے ہوئیں جبکہ بیرونی فضاء میں آلودگی کی وجہ سے مرنے والوں کی تعداد ۳۷ لاکھ کے لگ بھگ رہی جن میں سے ۹۰ فیصد کے قریب ترقی پذیر ممالک میں تھیں۔"(9)

جنگلات کی کمی

گرین ہاؤس گیسز میں اضافے کی ایک اور وجہ جنگلات کی کٹائی ہے۔ جب درختوں کو جلایا جاتا ہے یا انھیں کاٹا جاتا ہے تو عام طور پر ان میں کاربن کا ذخیرہ ہوتا ہے اُس کا اخراج ہو جاتا ہے۔ جنگلات کی کمی سے سب سے زیادہ سیلاب آنے کا خطرہ رہتا ہے، درختوں کی کمی کے باعث بارشیں نہیں ہوتیں جس سے خشک سالی پیدا ہوتی ہے موسم گرم رہتا ہے ہمارے معاشرے میں اس جانب کوئی توجہ ہی نہیں فقط نام کی شجر کاری مہمات کا اعلان تو ضرور ہوتا ہے مگر عملی شجر کاری چندں ہی نگاہ میں آتی ہے مقابل اس کے شجر کٹتے چار سو نظر آتے ہیں جو کاربن ڈائی آکسائیڈ کو اپنے اندر سما لیتے ہیں ماحول کو تر و تازہ و خوشگوار بناتے ہیں ان کا بے دریغ کٹاؤ اسی سبب سے آکسیجن کی کمی روز بروز بڑھتی

جارہی ہے یہ ایک خوفناک حقیقت ہے کہ روزانہ کے حساب سے نباتات وحیوانات کی تقریباً دس قسمیں ختم ہوتی جارہی ہیں اور بارشیں برسانے والے جنگلات کے پندرہ ایکڑ سالانہ تباہ کئے جارہے ہیں اور دنیا میں موت کے گھاٹ اترنے والی چیزوں کا پچھتر فیصد حصہ ماحولیاتی تغیر کی بھینٹ چڑھ رہا ہے۔

کچرا و غلاظت

زمینی آلودگی کو مٹی کی آلودگی بھی کہا جاتا ہے یہ گندی نالیوں سے خارج ہونے والے کیمیائی مواد اور گندگی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ دکانوں اور گھروں کے سامنے گندگی کے ڈھیر، راستوں اور گزرگاہوں میں کوڑا کرکٹ، پلاسٹک کے تھیلے گھریلو ضروریات کے علاوہ آج کل پلاسٹک کے تھیلوں اور دیگر اشیاء کے ساتھ استعمال ہونے والے پلاسٹک کے لفافوں کا بہت زیادہ استعمال ہو گیا ہے جس کو لوگ جلا کر ماحول کو آلودہ کرتے ہیں یہ پلاسٹک کے تھیلے ماحولیات کے لیے کینسر کا کردار ادا کرتے ہیں کیوں کہ یہ سالوں کے لیے عذاب بن جاتے ہیں۔ ہمارے گھروں اور محلوں میں عموماً ٹنوں کے حساب سے کچرا سڑتا ہے جو ماحول میں بیماریاں، بدبو اور غلاظت پھیلاتا ہے اگر ہم اسی کچرے کو سوکھا اور گیلا جدا کر کے اس کی قدرتی کھاد بنائیں تو یہ ایک ماحول دوست عادت ہو گی جس سے ہم مذید تکالیف سے بچ جائیں گی مگر اتنی محنت کون کرے اس لیے سارا کچرا ایک جگہ ہی جمع کر کے ماحول کو تباہ کر دو۔

پانی کا اسراف

پانی نا صرف ماحولیات و موسمیات بلکہ کل کائنات کا اہم جز ہے جس کی خبر خود خداوند عالم پانی کو اپنی عظیم و اہم نعمات میں سے قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ

"جَعَلْنا مِنَ الْماءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَ فَلا يُؤْمِنُونَ۔"(10)

اور تمام جاندار چیزوں کو ہم نے پانی سے بنایا ہے تو کیا (پھر بھی) وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

ہمارے معاشرے میں پانی کی کو اہمیت ہی نہیں سمجھی جاتی اور ایک مفت کی چیز سمجھ کر اس کا بے دریغ استعمال کرتے رہتے ہیں جب کہ پانی کائنات کی سب سے بڑی نعمت ہے اس کی جتنی قدر کی جائے کم ہے۔ معاشرے کے ہر فرد کو چاہیئے کہ پانی کے اسراف اور بربادی سے بچیں ہمارے بچوں کی بچپن سے ہی ایسی تربیت ہوتی ہے کہ خواہ نہانا ہو، منہ دھونا ہو، حد یہ کہ وضو بھی کرنا ہو تو نلکا کھلا ہے پانی بہہ رہا ہے تو بہتا رہے ہم کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا جب کہ بڑے سے بڑے جید علماء کرام بھی وضو کے دوران اسراف سے بچنے کے لیے عموماً لوٹے کا استعمال کرتے ہیں اکثر ہمارے گھروں میں دوران صفائی کپڑے، برتن، اور گھروں کو دھوتے وقت لمبے لمبے پائپ لگا کر نلکے بند کرنا یاد ہی نہیں رہتے جب تک پورا کام تمام نا ہو جائے شاید یہ نلکا بند کرنا ہم کو تب ہی یاد رہے گا جب تک ہم کسی شدید

خشک سالی کی لپیٹ میں نہیں آجاتے ہمیں اس کی قدر ہی نہیں ہوگی معاشرے کے ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ پانی کے بیجا اسراف سے بچیں اور پانی کی بچت کی حتیٰ الامکان کوشش کریں اور گھر کے استعمال شدہ پانی کو گلیوں میں فضول نہیں چھوڑنا چاہیے کیونکہ ایک تو کھڑے پانی سے گلی، محلے کا ماحول خراب ہوتا ہے اور دوسرا اس سے جراثیم و بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اس لئے اسے فصلوں، کھیتوں، گھریلوں باغات میں تصرف میں لایا جائے یا کسی بھی دوسرے طریقے سے کارآمد بنانا چاہیے-اسی طرح ملکی سطح پر بھی بارشوں کے پانی کو محفوظ کرنے کے لئے بڑے بڑے ڈیم اور بند قائم کیے جائیں اور اسے کارآمد بنایا جائے-

حکومتی اداروں کی عدم دلچسپی

ماحولیاتی و موسمیاتی تغیرات کے معاملے میں جو سب سے شرمناک بات ہے وہ حکومتی اداروں کی عدم دلچسپی ہے تو ہے سو ہے مگر شہری بھی ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جاتے ہیں اور حکومتی اداروں کا انتظار کرتے ہیں جب کہ مسئلہ مشترکہ ہے لیکن لوگوں کو خبر ہی نہیں ہے اس مسئلے کی سنگینی کی دراصل ایک عام شہری، کسان، مزدور اور غریب طبقے سے وابستہ افراد کو توروزی روٹی کے گرد چکر لگانے میں ہی دن تمام ہو جاتا ہے پھر وہ ان عالمی مسئلوں کو کیا سمجھیں گے جب کہ سب سے زیادہ نقصان کی زد میں یہ ہی طبقہ آتا ہے تو پھر کیوں نا حکومتی ادارے ان کے لیے معلوماتی آگاہی مہم کا آغاز کریں۔ گلی محلوں میں اسکولوں خصوصی طور پر نوجوان نسل میں احساس ذمہ داری پیدا کرنے والے عوامل، شجرکاری مقابلاجات، ماحول دوستی کے نت نئے طریقے سکھانے کا اہتمام کیا جائے تو شاید رہی سہی تازگی بچ جائے سب سے اہم جز مسجدوں مدرسوں دینی محافلوں میں ماحول کے تحفظ سے متعلق اسلامی تعلیمات، آیات اور رسول اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ سے روشناس کرانے میں اگر علماء و حکومت کامیاب ہو جائیں تو وہ دن دور نہیں کہ ہر فرد اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے ماحولیاتی و موسمیاتی خطرناک تغیرات کو خوشگوار تغیرات میں بدل دیں۔

تغیرات و ذمے داریاں

مندرجہ بالا تمام اسباب سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ بنی آدم کی بقاء کے لیے ماحولیاتی و موسمیاتی تغیرات سے بچنا ہوگا جو موسم کی ناہمواری، درجہ حرارت کی کمی و زیادتی، خشک سالی، طوفان، سیلاب، قدرتی آفات اور دیگر انسانی عوامل کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے کثرتِ امراض جنم لیتے ہیں-اب تو فطری ماحول کی ناہمواری نے بھی انسانی وجود کی بقاء کو خطرے میں ڈال دیا ہے ہم سب کے لیے ان ماحولیاتی تغیرات کو سمجھنا اس لیے ضروری ہو گیا ہے کہ خود انسانی زندگی اس سے پُوری طرح اور بُری طرح متاثر ہو رہی ہے-موسم میں شدت اور قطبی برف کا پگھلنا اس کے ممکنہ اثرات میں شامل ہیں۔ آب و ہوا کی تبدیلی ہمارے طرز زندگی کو بدل دے گی، جس سے پانی کی

قلت پیدا ہو گی اور خوراک پیدا کرنا مشکل ہو جائے گا۔ کچھ خطے خطرناک حد تک گرم ہو سکتے ہیں اور دیگر سمندر کی سطح میں اضافے کی وجہ سے رہنے کے قابل نہیں رہیں گے۔ غریب ممالک کے شہریوں کے پاس حالات کے مطابق ڈھلنے کا امکان کم ہوتا ہے اس لیے وہ سب سے زیادہ نقصان اٹھائیں گے۔ آج ہر ترقیاتی منصوبہ کسی نہ کسی صورت میں ماحولیاتی تغیر میں اضافہ کا سبب بن رہا ہے۔ مزید بر آں بارشوں کے سلسلے متاثر ہونگے اور غیر متوقع طوفانوں کا خدشہ بنا رہے گا اور ان سب کا ذمہ دار خود بنی آدم ہے۔ اگر راہ حل تلاش کریں تو صرف ایک شجر کاری مہم ہی دس مسائل کو حل کر سکتی ہے ثواب و صدقہ جاریہ بھی اور ماحول کی حفاظت بھی، درخت ماحولیاتی نظام میں روح کا کردار ادا کرتے ہیں کیوں کہ یہ اس نظام کا توازن بگڑنے نہیں دیتے، ماحول سے کاربن ڈائی آکسائیڈ اور فاضل گیسوں کو جذب کر کے تازی آکسیجن فراہم کرتے ہیں، زیادہ سبزہ وہریالی بارشیں پیدا کرتی ہے، طوفان اور سیلاب سے بچاؤ میں بھی درخت نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔ پوری دنیا میں جو گرمی اور سورج کی تپش بڑھتی جارہی ہے اس میں بھی کمی لانے کا بہترین ذریعہ یہ درخت ہی ہیں۔ ساحلی علاقوں میں خوفناک طوفانوں کا سلسلہ، سیلاب، زلزلے اور طرح طرح کے خطرناک وبائیں اور امراض اس بگڑتے ہوئے ماحولیاتی توازن کا اظہار ہی ہیں جس کا سد باب معاشرے کے افراد مل کر ہی کر سکتے ہیں۔

سیرت طیبہ ﷺ کی رہنمائی میں سد باب

کائنات کا ایسا کوئی علم نہیں جو رب کائنات نے سرور کائنات ﷺ کو نا دیا ہو اور سید المرسلین ﷺ نے اپنی امت تک نا پہنچایا ہو ایسا ممکن ہی نہیں ہے آپ ﷺ نے تعلیمات اسلامی کو نا صرف زبانی بلکہ عملی طور پر بھی اپنی امت تک پہنچایا ہے پیغمبر اکرم ﷺ کی سیرت اور ان کی احادیث کی اہمیت جاننے کے لئے مناسب ہے کہ اس وقت کے اہل حجاز کے حالات، افکار اور اعمال سے زیادہ سے زیادہ آگاہی حاصل کی جائے قبائلی عرب ایک خاص ثقافتی قبائلی زندگی بسر کرتے اور رہتے تھے اور جارحیت، جنگی جنون، تعصب اور دوسرے قبائل کے ساتھ دیرینہ دشمنی ان کی خصوصیات میں شامل تھی اور ان مسائل نے اس وقت زراعت، مویشیوں کھیتوں اور درختوں کے تحفظ پر بہت زیادہ اثر ڈالا جس کی وجہ دشمنی اور جنگیں اور قبائل پر وحشیانہ حملے اور نتیجتاً کھیتوں کو نذر آتش کرنا تھا۔ لوگوں نے پانی کے کنوؤں کو بھر کر ان پر اجارہ داری قائم کر رکھی تھی پورے حجاز میں عدم تحفظ تھا اور لوگ اپنے کھیتوں اور مویشیوں کے مستقبل سے ہمیشہ خوفزدہ رہتے تھے اور ہر وقت نفرت کے جلتے ہوئے شعلے گہری دشمنی جنگوں اور حملوں کی شکل میں نمودار ہوتی تھی اور کھیت اور کھجور کے باغات جلا دیئے جاتے تھے، مویشی بھوکے مر جاتے تھے اور کنویں اور چشمے تباہ ہو جاتے تھے۔ عدم تحفظ ایک ایسا خوف تھا جو کسی بھی صورت میں کسانوں کی امیدوں کو مایوسی میں

بدل دیتا تھا اور برسوں کی محنت کے نتائج کو تباہ کر دیتا تھا۔ ان فسادات کے اس وقت کے لوگوں کی زندگیوں پر تباہ کن اثرات مرتب ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کا عقیدہ تھا کہ انسان اسلامی معاشرے کی ترقی و خوشحالی اور سرسبز و شادابی اور زرعی خوشحالی کا محور رہے اور اسلامی معاشرے کی زراعت، مویشیوں اور ہریالی کو پھلنے پھولانے کا بہترین، مختصر اور ہموار ترین طریقہ یہ ہے کہ لوگ ایمان اور لوگوں کے افکار و عقائد میں آنے والی بڑی تبدیلیوں کی روشنی میں اس میں سمت میں قدم رکھیں۔ زراعت، شجرکاری اور مویشی پروری کی اہمیت کے بارے میں آپ ﷺ کی تعلیمات نے لوگوں کی بصیرت، افکار اور عقائد کو وسیع پیمانے پر بدلا اور اس کے نتیجے میں لوگوں نے اسلامی معاشرے کی زراعت، شجرکاری، سرسبز و شادابی اور خوشحالی کی اہمیت اور بنیادی طور پر درختوں کی عظیم قدر اور ان کے فوائد اور مادی اور روحانی اثرات کو محسوس کیا اور اس طرح اسلامی معاشرے کی ہریالی، خوشحالی کی داغ بیل ڈالی جو ماحولیات و موسمیات کے بہترین مفاد میں تھا۔ وہ خود بھی چرواہے، تاجر اور کسان تھے اور مذکورہ مسائل و مشکلات کی تلخی چکھ چکے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس زمانے کے ثقافتی اور سماجی ماحول کے بارے میں گہرے ادراک کی وجہ سے فطرت، زراعت، حیوانات اور ماحولیات کے مسائل کے لیے وسیع پیمانے پر اقدامات کیے جن میں سے اہم درج ذیل ہیں۔

قانون سازی کے ذریعے تحفظ پیدا کرنا

رسول اللہ ﷺ کا ایک انتہائی اہم عمل ماحولیات سے متعلق قوانین بنانا تھا۔ ایسے قوانین جو ایک طرف کسانوں، کھیتی باڑی کرنے والوں، چراگاہوں کے مالکان، اور باغبانوں کو تحفظ فراہم کرتے ہیں، اور انہیں ان کے مستقبل میں امن اور اعتماد اور ان کی ملازمتوں پر اعتماد دیتے ہیں، اور دوسری طرف، لوگوں کو زراعت اور کھیتی باڑی کا وسیع پیمانے پر خیر مقدم کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے، جنگوں، خونریزی، مختلف اور بہت سے، قبائل کے درمیان گہرے اور دیرینہ اختلافات کے سائے میں، جبر کا پھیلاؤ اور قبائلی سرداروں کے درمیان عدل و انصاف کا فقدان، ظلم و جبر اور ان پر طاقت کا راج، زراعت کے تحفظ سے کسان اور کھیتی باڑی کرنے والے محروم تھے، وہ اپنے پانی کے کنوؤں، باغات، کھیتوں، چراگاہوں اور مویشیوں کے مستقبل کے بارے میں ہمیشہ پریشان رہتے تھے، اور وہ اپنے مستقبل کے روزگار کے بارے میں بے چین اور بے یقینی کا شکار رہتے تھے۔

مندرجہ بالا سے یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ فطرت کے ساتھ اور جو کچھ فطرت میں ہے اس کے ساتھ رحمت العالمین ﷺ کا سلوک اور برتاؤ نرم اور مہربان تھا اور آپ ﷺ فطرت کو ایک جاندار کی طرح دیکھتے تھے۔ انہوں نے فطرت کے لیے حقوق اور ذمہ داریاں قائم کی ہیں اور یہ طرز عمل ماحولیاتی چیلنجوں پر قابو پانے کا ایک حل ہے۔ دن بادن جو ماحولیاتی و موسمیاتی تغیرات برپا ہو رہے ہیں تباہی اور خرابیاں جو ماحول پر واقع ہوئی ہیں ان سے نکلنے کے

راستے سیرت طیبہ ﷺ میں موجود ہیں اور ماحولیاتی مسائل اور مخمصوں سے نکلنے کا ایک بہترین طریقہ یہ ہے کہ دینی منابع اور ان رویوں اور خصوصیات کا حوالہ دیا جائے جن سے دین اسلام ماحولیات کی حفاظت کرتا ہے۔ بنی نوع انسان کے معاشرے کے لیے طریقے بتائے گئے ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی زندگیوں پر تھوڑا سا غور کیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ان بزرگوں نے ماحول کے احترام اور تحفظ کے لیے بھرپور کوششیں کی ہیں اور ماحولیات کے تحفظ کے لیے خدائی قوانین و ضوابط وضع کیے ہیں۔ روایات کے مطابق گزشتہ انبیائے کرام بھی زراعت اور کھیتی بھاڑی انجام دیتے تھے جیسے ایک روایت میں نقل ہوا ہے: **"ما بعث الله نبيا إلا زراعا إلا إدريس ع فإنه كان خياط"(11)**

"اللہ نے کسی نبی کو مبعوث نہیں فرمایا مگر یہ کہ وہ زراعت پیشہ تھے، سوائے حضرت ادریسؑ کے کہ جو درزی تھے۔"

شجر کاری

سرور کائنات ﷺ نے شجر کاری کی بہت اہمیت بیان کی ہے اور ماحولیات و موسمیات کی حفاظت کے تناظر میں لازمی جز قرار دیا ہے۔

پودوں کے فوائد کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کرنا

اگرچہ حجاز کے لوگ بہت سے پودے استعمال کرتے تھے لیکن وہ ان کے بے شمار اور متنوع فوائد سے واقف نہیں تھے۔ فطرت، ماحولیات، زراعت اور اس کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں سینکڑوں آیات کی تلاوت اور تفسیر نے لوگوں کو نیند سے جگایا۔ رسول اللہ ﷺ نے قرآن کی عظمت کے ساتھ ان آیات کی روشنی میں لوگوں کو سمجھا دیا کہ پودے خدا کی ایک غیر مرئی نعمت ہیں جو نہ صرف انسان کی روزی کا ایک بہت بڑا حصہ فراہم کرتے ہیں بلکہ ان لیے سکون و آرائش کا بہت بڑا حصہ بھی ہے آپ ﷺ نے لوگوں کو درخت لگانے اور ان کی زیادہ سے زیادہ حفاظت کرنے اور زراعت اور مویشیوں کو شامل کرنے کے راستے میں جدوجہد کرنے کی ترغیب دی۔

دست مبارک سے شجر کاری

رحمت العالمین ﷺ اپنے دست مبارک سے بھی شجر کاری فرمایا کرتے تھے آپ ﷺ خود عملی طور پر زراعت اور کھیتی باڑی کا کام انجام دیتے تھے

اس سلسلے میں امام جعفر صادق کی ایک روایت میں یوں نقل ہوا ہے کہ:

"عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: «كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ- صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ- يَضْرِبُ بِالْمَرِّ، وَيَسْتَخْرِجُ الْأَرَضِينَ. وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَمَصُّ النَّوى بِفِيهِ وَيَغْرِسُهُ، فَيَطْلُعُ مِنْ سَاعَتِه۔"(12)

"حضرت علی بیلچے سے زمین کو تیار فرماتے تھے اور پیغمبر اکرم ﷺ کھجور کی گٹھلی کو مرطوب فرماتے اور پھر زمین میں کاشت فرماتے تھے۔"

قیامت کی ہولناکی اور شجر کاری کا ثواب

"إِنْ قَامَتِ السَّاعَةُ وَبِيَدِ أَحَدِكُمْ فَسِيلَةٌ فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لاَ يَقُومَ حَتَّى يَغْرِسَهَا فَلْيَفْعَلْ"(13)

"اگر قیامت کی گھڑی آجائے اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں پودا ہے اور وہ اس کو لگا سکتا ہے تو لگائے بغیر کھڑا نہ ہو"

سوال یہ ہے کہ اب جب قیامت کا دن ہونے والا ہے اور زمین اس میں موجود ہر چیز کے ساتھ الٹ جائے گی تو پھر پودا لگانے کا کیا فائدہ؟

متعدد آیات میں قیامت کی ہولناکی کہ انتہائی حد تک بیان کی گئی ہے کہ جس دن تم دیکھو گے وہ اتنا خوف زدہ ہو جائے گا کہ دودھ پلانے والی ہر ماں اپنے بچے کو بھول کر زمین پر اپنا بوجھ ڈال دے گی کیوں کہ خدا کا عذاب سخت ہے۔ قرآن پاک کا آخری حصہ تو قیامت کی ہولناکیوں پر ہی ہیں۔

يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ"

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، بے شک قیامت کا زلزلہ ایک بڑی چیز ہے۔"

يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ"

"جس دن اسے دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے کو بھول جائے گی اور ہر حمل والی اپنا حمل ڈال دے گی اور تجھے لوگ مدہوش نظر آئیں گے اور وہ مدہوش نہ ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب سخت ہو گا۔"(14)

تخلیق کی اس تصویر کے ساتھ شجر کاری کی اہمیت اور ضرورت اور ماحولیات کی ترقی کا اظہار جھلکتا ہے اس حدیث کے پڑھنے کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ شجر کاری کس قدر مہم ہے ایک مسلمان کے لیے۔ اگر قیامت آئے اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں بیج ہو تو اگر تم اسے قیامت سے پہلے لگا سکو تو اسے ضرور لگاؤ۔

حالت جنگ میں حفاظت شجر

پس رسول اللہ ﷺ کی سیرت یہ تھی کہ جنگوں میں باغات، کھجور کے باغات کی تباہی سے بہت زیادہ اجتناب کیا جائے اور مجاہدین کو اس سے روکا جائے اور جب جنگ کے دوران ایسا ہو تو امن کے زمانے میں درختوں اور کھیتوں کی زیادہ مضبوطی سے حفاظت کی جائے اور انہیں تباہ کرنے سے روکا جائے اور زیادہ سے زیادہ شجرکاری کی جائے آپ ﷺ ماحول کے ساتھ نہایت انس رکھتے تھے اور انسانی ماحول کے لیے نفع بخش ان کاموں کی سب سے زیادہ ترغیب دلانے والے تھے اور پاکیزہ ماحول کو نقصان پہنچانے کے سخت خلاف تھے۔ زمانہ جنگ میں آپ ﷺ کا اپنے سپاہیوں کو زبانی و عملی دونوں طرح سے حکم ہوتا تھا بلخصوص اپنی ﷺ کی غیر موجودگی میں سخت حکم ہوتا تھا کہ درختوں کو نا جلائیں، انہیں پانی سے تباہ نہ کریں، پھلدار درختوں کو نہ کاٹیں اور کھیتوں کو نہ جلائیں۔ ایک روایت میں حضرت امام جعفر صادق سے مروی ہے:

"إِنَّ النَّبِيَّ ص كَانَ إِذَا بَعَثَ أَمِيراً لَهُ عَلَى سَرِيَّةٍ أَمَرَهُ بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ ثُمَّ فِي أَصْحَابِهِ عَامَّةً ثُمَّ يَقُولُ اغْزُ بِسْمِ اللَّهِ وَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ وَ لَا تَغْدِرُوا وَ لَا تَغُلُّوا وَ تُمَثِّلُوا وَ لَا تَقْتُلُوا وَلِيداً وَ لَا مُتَبَتِّلًا فِي شَاهِقٍ وَ لَا تُحْرِقُوا النَّخْلَ وَ لَا تُغْرِقُوهُ بِالْمَاءِ وَ لَا تَقْطَعُوا شَجَرَةً مُثْمِرَةً وَ لَا تُحْرِقُوا زَرْعاً لِأَنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ لَعَلَّكُمْ تَحْتَاجُونَ إِلَيْهِ وَ لَا تَعْقِرُوا مِنَ الْبَهَائِمِ مِمَّا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ إِلَّا مَا لَا بُدَّ لَكُمْ مِنْ أَكْلِهِ۔"

"نبی کریم ﷺ جب کسی کو لشکر کا امیر بناتے تو ان کو بطور خاص اور باقی صحابہ کرام کو بطور عام تقوی الٰہی اختیار کرنے کا حکم دیتے، پھر فرماتے تھے: اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کی راہ میں جنگ کرو جو اللہ کا انکار کرے اس سے قتال کرو دھوکہ نہ دو اور کسی بچے (نومولود) کو قتل نہ کرو اور درختوں کو آگ نہ لگاؤ، اور انہیں پانی میں غرق نہ کرو اور اور کسی پھلدار درخت کو نہ کاٹو اور کھیتوں کو آگ نہ لگاؤ اور کیونکہ تم نہیں جانتے کہ شاید خود تمہیں ان کی ضرورت پڑے اور جانوروں کو نہ مارو کہ جن کا گوشت کھایا جاتا ہے مگر یہ کہ تمہیں غذائی ضرورت پیش آجائے۔"(15)

درخت کاٹنے پر ناراضگی کا اظہار

آپ ماحول دوست نصیحتیں فرماتے تھے آپ کی نگاہ میں وہ شخص ناپسندیدہ ہوتا تھا جو بلا ضرورت درختوں کو کاٹے آپ ﷺ اس کی سخت مذمت و ممانعت فرماتے تھے اور درخت کاٹنے کی صورت میں اسے وعید سناتے تھے ایک روایت کے مطابق حضرت عبد اللہ بن حُبْشِیؓ (رضی اللہ عنہما) کہتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص (بلا ضرورت) بیری کا درخت کاٹے گا اللہ اسے سر کے بل جہنم میں گرادے گا۔"(16)

صدقہ جاریہ

رحمت العالمین ﷺ نے صدقہ کی بھی بہت تاکید فرمائی ہے بلخصوص صدقہ جاریہ یعنی بعد از موت بھی ثواب کا اہتمام ہے کیونکہ شجر کاری ہی وہ وصیلہ ہے جو ماحولیات و موسمیات کے لیے روح و توانائی کا درجے پر ہے کیوں کہ خداوند عالم کی ہر وہ مخلوق جس کی زندگی کا دارومدار آکسیجن کی موجودگی اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کے خاتمے سے وابستہ ہے اس کے لیے تاحیات کی اہم ضرورت شجر کاری ہے اور پھل دار پودوں کا تو دوگنا ثواب ہے جو پھل والے پودے لگائے اور کوئی انسان یا پرندہ یا جانور اس کے پھل میں سے کھائے جب تک وہ درخت ہے خواہ وہ درخت لگانے والا انسان زندہ ہو یا مردہ یہ درخت اس کے لیے صدقہ جاریہ ہے۔

"جو شخص پودا لگاتا ہے اور اس میں سے کوئی انسان یا اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی مخلوق کھاتی ہے تو وہ اس (پودا لگانے والے) کے لئے صدقہ ہو جاتا ہے-"(17)

آبادی کے پھیلاؤ میں آپ ﷺ کی حکمت

ہجرت کے بعد مدینہ میں مہاجرین کی تعداد بہت بڑھ گئی۔ نوواردوں کی اتنی بڑی تعداد کو اتنے محدود وسائل میں رہائش اور کام کی فراہمی کوئی آسان معاملہ نہ تھا۔ پھر مختلف نسلوں، طبقوں، علاقوں اور مختلف معاشرتی و تمدنی پس منظر رکھنے والے لوگ مدینہ میں آکر جمع ہو رہے تھے۔ اس وقت رسول کریم ﷺ کے کیے گئے اقدامات ماہرینِ عمرانیات کے لیے خاص توجہ اور مطالعہ کے مستحق ہیں۔ جدید شہروں میں آبادی کے دباؤ سے پیدا ہونے والے پیچیدہ تمدنی، سیاسی اور اخلاقی مسائل سے نمٹنے کے لیے سیرت النبی ﷺ سے ماہرین آج بھی بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ مسلمانوں کی مکہ سے مدینہ ہجرت کے پانچ ماہ، ایک اور نقل کے مطابق آٹھ ماہ بعد ایک دن پیغمبر اکرم ﷺ نے اصحاب سے مخاطب ہو کر فرمایا جب کہ اس وقت اصحاب کی تعداد ۹۰ نفر تھی ۴۵ مہاجرین اور ۴۵ انصار تھے۔

"تآخوا في الله أخوين أخوين۔"

خدا کی راہ میں دو دو نفر ایک دوسرے کے بھائی بن جاؤ۔"(18)

ماحول کو خوشگوار بنانے کا عمل

عصر حاضر میں چہار سو دھواں ہی دھواں، ماحولیاتی آلودگی کی غلاظت، گرد و غبار اور ذہنی و جسمانی تھکاوٹ یہ سب وہ عناصر ہیں جو ترقی کے نام پر کمائے گئے ہیں جب کہ انسانی ذہن پر سکون صاف ستھرا اور خوشگوار و معطر ماحول چاہتا ہے اگر ہم اپنے آقا ﷺ کی سیرت کا مشاہدہ کریں تو آپ ﷺ نے عطر کی خریداری کے معاملے میں پیسہ خرچ کرنے کو عدم اسراف سے تعبیر فرمایا ہے، تو آپ ﷺ کی اس سیرت میں ماحول کے تحفظ کے حوالے سے ہمارے لیے رہنمائی موجود ہے کہ ہم نہ صرف فضا کو معطر رکھنے کے پابند ہیں بلکہ انسانی ماحول اور فضا کو ہر قسم کی

ناگوار بدبو وغیرہ سے پاک رکھنے کے پابند ہیں اس کے لئے ہم زیادہ سے زیادہ خوشبودار پھولوں کو اپنے ارد گرد کے ماحول کو محفوظ و معطر رکھنے کے لیے کاشت کرسکتے ہیں۔ علاوہ ازیں انسان چونکہ آلودہ فضا کی وجہ سے بیماریوں کا بھی شکار ہو جاتا ہے اور جسمانی اور روحانی طور پر گندے ماحول سے انسان اور دیگر جانداروں کو بسا اوقات کافی نقصان اٹھانا پڑتا ہے تو آپ ﷺ کی سیرت پر عمل سے ان مشکلات سے بچا جاسکتا ہے۔ روایت کے مطابق آپ ﷺ عطر پر دل کھول کر خرچ فرماتے تھے، جیسے روایت ہے:

"كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ص يُنْفِقُ فِي الطِّيبِ أَكْثَرَ مِمَّا يُنْفِقُ فِي الطَّعَامِ."(19)

"امام جعفر صادق سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عطر اور خوشبو کے لیے کھانے پینے کی اشیاء سے زیادہ پیسہ خرچ فرماتے تھے۔"

تو آپ ﷺ کے اس طرز عمل اور سنت سے ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ آپ ﷺ گویا فضا اور ماحول کو معطر کرنے اور انسانی مزاج کو اچھی ہوا اور ماحول کے عادی بنانے کی خاطر یہ حکم دیتے تھے، تاکہ لوگ اچھے ماحول میں پر سکون زندگی گزار سکیں۔

سیرت طیبہ ﷺ اور پانی

پانی زمین پر زندگی کی اہم ترین نعمت اور سب سے قیمتی مادہ ہے جس کے بغیر یہ کہا جاسکتا ہے کہ زمین پر زندگی اور وجود کا کوئی سراغ نہیں ملے گا اور اب جبکہ چار اہم ماحولیاتی بحران جن میں پانی کا بحران، مٹی کا بحران، ہوا کا بحران اور حیاتیاتی تنوع کا بحران شامل ہیں جو ماحولیاتی و موسمیاتی تغیرات کا سبب بن رہے ہیں تو عوام، حکام اور اسلامی برادری کی طرف سے اس نعمت کی حفاظت کی سفارشات پر توجہ دینے کی ضرورت دوگنی ہو گئی ہے۔ خود رسول اکرم ﷺ پانی کو بہت زیادہ اہمیت دیتے تھے اور آپ ﷺ لوگوں کو بھی پانی کی اہمیت سے آگاہ فرماتے اور پانی کے لیے کنویں وغیرہ کھودنے کا حکم دیتے تھے اور پانی کی تقسیم کے راہنما اصول وغیرہ بھی بیان فرماتے تھے۔ پروردگار عالم اس معاملے میں بیان فرماتا ہے وہ ہے جو آسمان سے پانی برسانے اور اس کے ذریعے پھل پیدا کرنے کا اختیار رکھتا ہے اسی پانی سے ہمیں سیر اب کرتا ہے اور ہمارے ماحولیاتی نظام کو بھی زندگی عطاء فرماتا ہے۔ اس نعمت کی قدر کی جائے۔

"وَ أَرْسَلْنَا الرِّياحَ لَواقِحَ فَأَنْزَلْنا مِنَ السَّماءِ ماءً فَأَسْقَيْناكُمُوهُ وَ ما أَنْتُمْ لَهُ بِخازِنينَ"(20)

"اور ہم نے باردار کنندہ ہوائیں چلائیں پھر ہم نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس سے تمہیں سیر اب کیا (ورنہ) تم اسے جمع نہیں رکھ سکتے تھے۔"

حبیب خدا ﷺ جو سب سے بہترین عملی پیکر تھے آیات کریمہ کے آپ ﷺ نے پانی کی حفاظت اور استعمال کے بہترین اقدامات کیے۔

"الَّذي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِراشاً وَ السَّماءَ بِناءً وَ أَنْزَلَ مِنَ السَّماءِ ماءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَراتِ رِزْقاً لَكُمْ فَلا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْداداً وَ أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ۔"(21)

"جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے پانی برسایا پھر اس سے تمہاری غذا کے لیے پھل پیدا کیے، پس تم جانتے بوجھتے ہوئے کسی کو اللہ کا مد مقابل نہ بناؤ۔"

جیسا کہ ہر ذی روح ہی جانتا ہے کہ پانی کے بغیر زیست ناممکن ہے اور اس کا احترام و قدر لازم ہے جس کو سیرت طیبہ ﷺ کے تناظر میں جب دیکھتے ہیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ پانی کی ناقدری اور اس کی بے احترامی کے باعث انسان لعنت کے مقام پر پہنچ جاتا ہے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لعنت والے تین مقامات سے بچو۔ کسی نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ لعنت والے مقامات کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس سائے کو استعمال کیا جاتا ہو، اس میں یا راستے میں یا پانی کے گھاٹ میں پیشاب کرنا"-(22)

ایک اور مقام پر حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ "رسول اللہ ﷺ نے جاری پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے-"(23)

حکمران کی ذمہ داری

تمام کائنات میں سرور کائنات کے مقابل کا کوئی حکمران، رہبر و رہنما نہیں آیا آپ ﷺ کے طرز حکومت کو آج تک لوگ اپنا ہی نا سکے نا اس معیار تک پہنچ سکے۔ ایک حکمران کے اوپر لاتعداد ذمہ داریاں اور فرائض ہوتے ہیں جنہیں ادا کرنا اس کا اولین فریضہ ہونا چاہیئے اس بارے میں آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ

"أيّما امرء ولي من أمر المسلمين شيئا لم يحطهم بما يحوط نفسه لم يرح رائحة الجنّة۔"(24)

"یعنی جو کوئی مسلمانوں کے امور کی بھاگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے تو وہ جب تک عام لوگوں کے کاموں کو ویسے انجام نہ دے جیسا وہ اپنے امور کو انجام دیتا ہے، تو اس وقت تک وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکتا۔"

آپ ﷺ نے تاحیات اپنی سیرت کے عملی پہلوؤں سے اس حدیث کو انجام دیا اور تب سے رہتی دنیا تک آپ ﷺ جیسا عدل، انصاف کی کوئی دوسری مثال بن ہی نہیں سکتی۔

ایک سچا مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہم پر لازم ہے کہ ہم اپنے پیارے نبی ﷺ کے سکھائے ہوئے راستے پر گامزن ہوں اور ماحولیاتی و موسمیاتی تغیرات کا سبب نا بنیں بلکہ اس کے محافظ بنیں کیونکہ یہ سب ہم پر رب کائنات کا کرم ہے اور وہ فرماتا ہے کہ

"مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّ لٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔"(25)

''اللہ تعالیٰ تم پر کسی قسم کی تنگی ڈالنا نہیں چاہتا بلکہ اس کا ارادہ تمھیں پاک کرنے کا اور تمہیں اپنی بھرپور نعمت دینے کا ہے۔

تاکہ تم شکر ادا کرتے رہو۔''

اس لیے ہم اپنے رب کے شکر کے طور پر ہر اُس عمل سے اجتناب کریں جس سے زمین کے حسن اور ماحولیات کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو-

خلاصہ کلام

تمام گفتگو کا اگر نچوڑ بیان کیا جائے تو فقط یہ کہہ دینا ہی کافی ہو گا کہ بحیثیت مسلمان ماحولیات و موسمیات میں تغیرات پیدا کرنے کو رب العالمین نے سختی سے منع فرمایا ہے اور ہمارے پیارے نبی ﷺ نے زبانی و عملی مظاہر سے ماحولیات و موسمیات کی حفاظت اور اس کی بہتری کے اقدامات سمجھائے ہیں اور ہم ہیں کہ اس جانب راغب و متوجہ ہی نہیں ہیں جب کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے خصوصی طور پر مسلمانوں کو ماحولیات و موسمیات کی حفاظت پر ثواب و انعام اور نقصان پہنچانے کی صورت میں وعید سنائی ہے مگر بظاہر ترقی یافتہ دیکھنے اور کہلانے والی اقوام بھی ایک ترقی یافتہ کی دوڑ ہے جس میں دوڑے چلے جا رہے ہیں آسائشوں، جدت، ترقی کے نام پر پوری دنیا کبھی سیلاب، کبھی طوفان، کبھی زلزلہ تو کبھی بارشوں کے نام پر خمیازہ بھگت رہی ہے اور اس کے باوجود ہوش کے ناخن لینے کو تیار نہیں ہے۔ کرہ ارض پر رہنے والا ایک ایک فرد اس کا ذمہ دار ہے کیونکہ یہ تمام افراد ہی کسی بھی معاشرے کی بنیادی اکائی ہیں نادان اس بات سے بے خبر نہیں ہیں کہ یہ مصنوعی ترقی وقتی ہے اور قدرت کا ماحول فائدہ مند اور دائمی ہے قیامت تک کے لیے پھر بھی مصنوعی ترقی کی جانب راغب ہیں۔ یہ ہماری معاشرتی ذمہ داری کا اولین جز ہے کہ ہم کسی حکومتی ادارے کا انتظار کیے بنا ہی اس کے مفاد میں کام کریں کیوں آج ہم تو پھر بھی کچھ سانس لے پا رہے ہیں مگر کل ہماری آئندہ نسل اس سے بھی محروم رہ جائے گیاس لیے خود پر لازم فریضہ بنالیجئے کہ کوئی ایسا عمل یا اقدام نہیں کریں جو مذید تباہی کا باعث ہو زیادہ سے زیادہ شجر کاری کریں کیوں کہ سب سے بڑا اور اہم عنصر درختوں کی کمی

ماحولیات و موسمیات کے تغیرات میں۔ شجر کاری کے نتیجے میں تمام آفات سے بچا جا سکتا ہے اپنی ذمے داری نبھائیں اور زیادہ نہیں تو کم از کم ایک پودہ ضرور لگائیں۔ خداوند عالم ہمیں تعلیمات اسلامی اور اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطاء فرمائے آمین یارب العالمین۔

سفارشات

اس تحقیقی عمل کے اختتام پر تجاویز و سفارشات کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے کیونکہ موجودہ تحقیق ایک محدود دائرے میں کی گئی ہے لہذا پہلے حصے میں تجویز دی جاتی ہے کہ اس کے دیگر پہلوؤں پر مزید تحقیق کے لئے کچھ اور محققین جستجو کریں اور انکا احاطہ کریں اس لئے محققین کرم کے لئے ان پہلوں اور نکات کا ذکر کرنا چاہوں گی جو راقم کی حدود تحقیق سے باہر تھے۔

اول حصہ: مجوزہ تحقیقی موضوعات برائے محققین

1-ماحولیاتی و موسمیاتی تغیرات کا تقابلی جائزہ

2--ماحولیاتی و موسمیاتی تغیرات قرآنی آیات و احادیث مبارکہ کے تناظر میں

3-ماحولیاتی و موسمیاتی تغیرات کے سدباب و راہ حل

4-ماحولیاتی و موسمیاتی تغیرات کی اقسام کا تفصیلی جائزہ

5-ماحولیاتی و موسمیاتی تغیرات کے فوائد و نقصانات کا تجزیاتی مطالعہ

دوم حصہ: برائے خاص و عام

انسانی زندگی کا ایک اہم شرعی و اخلاقی فریضہ یہ ہے کہ کرہ ارض میں موجود نعمات کو خداوند عالم نے تمام بنی آدم کے مشترکہ مفاد و ملکیت کے طور پر خلقت عطاء کی ہے تو خواہ گزشتہ انسان ہو یا مستقبل میں آنے والے سب برابر کے شریک ہیں جب شراکت برابری کی بنیاد پر ہے تو نگہبانی میں بھی حصہ ہے کہ ہر نسل اپنی آئندہ نسل کے لیے ان نعمات کی حفاظت کرے اور بہترین صورت میں ان تک پہنچائے ان نکات پر عمل کرتے ہوئے۔

1-سب سے اہم نکتہ یہ ہے کہ ہر فرد ماحولیاتی و موسمیاتی تغیرات سے آگاہ ہو کہ اس کا سبب و سدباب کیا ہے۔

2-فقط زبانی نہیں عملی شجر کاری کے ذریعے ماحول کی بہتری کے لیے معاونت کریں۔

3- خصوصی نشستوں کا اہتمام کرنا جن میں اسلامی تعلیمات کے ذریعے ماحولیاتی و موسمیاتی تغیرات کے سبب کو سمجھانا ضروری ہے۔

4- دھواں اور تابکاری گیس کا اخراج کرنے والی گاڑیوں و اداروں پر سخت و بھاری جرمانہ عائد کیا جائے تا کہ آئندہ یہ عمل ہو ہی نا سکے۔

5- معاشرے میں ہر طبقائے فکر کے افراد میں ماحول دوستی اقدامات رائج کرنا سب سے مہم عمل ہے۔

6- ذرائع ابلاغ کے ہر فورم سے ماحولیاتی و موسمیاتی تغیرات کی آگاہی مہم گھر گھر پہنچانا ایک ضروری امر ہے۔

حوالہ جات

1۔ القرآن:61/11

(باترجمہ قرآن سے استفادہ حاصل کی گیا) مترجم: نجفی شیخ محسن علی (لاہور: اداری نشر معارف اسلامی، دسمبر 2000ء)

2- الیکزینڈر کیس، مترجم محمد حسن حبیبی، حقوق محیط زیست، (تہران،: دانشگاہ تہران، 1379)، ص6.

3- القرآن:55/5

4- القرآن55:/7-8

5- القرآن:30/41

6- القرآن2/205

7- القرآن:7/10

8- دارمی، ابو محمد عبد اللہ، مترجم، محمد محی الدین جہانگیر، سنن دارمی شریف، (لاہور: اشتیاق اے مشتاق پرنٹر 2008ء)، ح5278

9-

http://www.bbc.com/urdu/science/2014/03/140325_air_pollution_danger_zs

10- القرآن:21/30

11- مجمع البحرین، طریحي، فخر الدین بن محمد، (تہران، مرتضوی، 1375ش)، ج4، ص342۔

12- الكافي، کلینی، محمد بن یعقوب، (تہران، دار الکتب السلامیۃ، طبع چہارم، 1407ق)، ج9، ص530۔

13- حنبل، احمد، مترجم، محمد ظفر اقبال، مسند امام احمد بن حنبل، (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، 2011ء)، ح13322

14- القرآن:22/1-2

15-مرآۃ العقول في شرح أخبار آل الرسول، مجلسی، محمد باقر بن محمد تقی،(تہران، دار الکتب الاسلامیۃ، 1404ق)،ج18، ص355۔

16-سجستانی، ابو داؤد سلیمان، مترجم، محمد انور مگھالوی، سنن ابی داؤد مترجم،(لاہور ضیاء القرآن پبلیکیشنز،2012ء)،ح5239

17-مسند، احمد، ح:28270

18-بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری "سیرہ النبی"، مترجم محمد داؤد راز دھلوی،(دہلی: ناشر مرکزی جمعیت الحدیث ہند،2004م)،ج4، ص227

19-الکافي، کلینی، محمد بن یعقوب، ج6، ص512۔

20-القرآن:15/22

21-القرآن:2/22

22-مسند، احمد، ح:2767

23-طبرانی، سلیمان بن احمد، مترجم، محمد شفیق الرحمان قادری، معجم اوسط طبرانی،(لاہور: شبیر برادرز)،ح1749

24-صدیقی، یسین مظہر، ڈاکٹر عہد نبوی کا نظام حکومت،(علی گڑھ: ادارہ تحقیق و تصنیف اسلامی،1994ء)ص360

25-القرآن:5/6